قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۴۱ | مؤرخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے پھوڑے کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت بخشے۔

۳۰ ستمبر جناب سید بڈھے شاہ صاحب سب جج امرتسر اور مولانا محمد اسماعیل صاحب غزنوی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

یکم اکتوبر بعد نماز فجر جناب سید بڈھے شاہ صاحب رئیس امرتسر کی خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی سورۃ حشر کے تیسرے رکوع کا مسجد مبارک میں نہایت لطیف درس فرمایا۔

۲۔ اکتوبر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی امرتسر اور مولوی محمد سلیم صاحب ڈلہوزی احمدیہ جلسوں میں شمولیت کے لئے روانہ ہو گئے۔

مظالمِ کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جدوجہد

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کو بذریعہ تار احکام

حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کو بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی ارسال فرمایا ہے۔

قادیان ۳۰ ستمبر کشمیر کے حالات سخت نازک ہو رہے ہیں۔ مارشل لاء جاری کر دیا گیا ہے۔ تشدد اور مظالم کی انتہا ہو گئی ہے۔ اپنے مکانات کی دوسری منزل پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو سپاہیوں کو سلام نہ کرنے کے جرم میں مارا پیٹا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جھنڈے کی سلامی پر مجبور کیا جاتا ہے جو خلاف اسلام ہے۔ بعض لوگوں کو "مہاراجہ کی جے" نہ پکارنے پر مارا گیا۔ ایک مسلمان نے خدا کی قسم کھائی۔ کہ اس نے سلام کر دیا ہے۔ لیکن فوجیوں نے پھر بھی اسے زدوکوب کیا۔ اور مسلمانوں کے خدا کو غلیظ گالیاں دیں دو مسلمانوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھا کر کہا۔ انہوں نے سلام کیا ہے۔ لیکن سپاہیوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ذات مقدس کی شان میں بد زبانی کی۔ اور گالیاں دیں۔ نہتے اور پُرامن لوگوں پر گولیاں چلائی گئی ہیں۔ ایک بے گناہ مسلمان لگی ہوئی کھڑکی میں دیکھ رہا تھا۔ کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور بہانہ یہ بنایا گیا۔ کہ یہ شخص پتھر مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ بیسیوں مسلمان ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔ پریس اور حکومت کو اس طرف متوجہ کریں۔ گول میز کانفرنس کے مندوبین سے اپیل کریں۔ کہ وہ اس بارہ میں کچھ کوشش کریں۔ جو شخص ایسے مظالم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ہودہ سرائیوں سے بھی متاثر نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے لئے اس کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔

مظالم کشمیر کی گونج ولایت کے اخبارات میں

مسلمانان کشمیر کے مطالبات معقول ہیں

جناب سکرٹری صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی اعلان کر چکے ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے لنڈن اور دوسرے ممالک کے اخبارات میں پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ پراپیگنڈا بہت وسعت اختیار کر رہا ہے۔ جیسا کہ لنڈن سے رویٹر کا حسب ذیل تار مظہر ہے:

لنڈن ۲۸ر ستمبر۔ آج کل برطانی اخبارات میں کشمیر کے متعلق جو مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی بنا پر معتبر حلقوں میں اہل کشمیر کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات کشمیری زمینداروں اور کسانوں کی الم انگیز اور مہیب حالت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ریاستی چیرہ دستیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر یہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔ اور اپنے حقوق کا مطالبہ پیش کیا ہے لنڈنی اخبارات کا خیال ہے۔ کہ ان کے مطالبات معقول اور وقیع ہیں۔ جن سے حکومت کے لئے لازمی ہو گیا ہے۔ کہ ریاست کے نظم و نسق کا تجزیہ اور امتحان کرے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خود مہاراجہ کشمیر مسلمانان کشمیر کی شکایات اور مطالبات پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس امر کے متمنی ہیں۔ کہ انتظام ریاست کی اصلاح کر کے ریاست کے انتظامی شعبہ کو مضبوط کریں ؎

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار وائسرائے ہند کو

مظالم کشمیر کے متعلق وائسرائے ہند کو وفد بھیجنے کی تجویز

حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کیا ہے:-

قادیان ۳۰ ستمبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند شملہ۔ کشمیر کے حالات بہت نازک ہو گئے ہیں۔ حکومت کی مداخلت ضروری ہے۔ مسلمان ان مظالم کی وجہ سے بے حد مشتعل ہیں۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی یور ایکسیلنسی کی خدمت میں ایک چھوٹا سا وفد بھیجنا چاہتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ مفصل خط بھیجا جا رہا ہے ؎

پریزیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔ قادیان۔

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کیلئے مضامین

احباب جلد سے جلد توجہ فرمائیں

حسب معمول سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے موقعہ پر الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جس کے لئے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے کہ سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پہلو کے متعلق نظم یا نثر میں زیادہ سے زیادہ ۱۵ر اکتوبر تک مضمون لکھکر ارسال فرمائیں۔ جلد موصول ہونے والے مضامین عمدگی سے دلچسپ صفحات میں درج ہوسکیں گے۔ خواتین بھی جلد سے جلد مضامین ارسال فرمائیں۔ جو خاص طور پر عورتوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور برکات پر مشتمل ہوں۔ ۱۵۔ اکتوبر کے بعد آنے والے کسی مضمون کے درج ہونے کے لئے قطعاً گنجائش نہ ہوگی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہوسکے۔ جلد مضامین ارسال کئے جائیں ؎

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے

امریکہ کے مبلغ اسلام کو بذریعہ تار احکام

حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے کو شکاگو امریکہ ارسال فرمایا ہے:-

قادیان ۳۰ ستمبر۔ کشمیر میں مظالم اور تشدد روز افزوں ہے۔ اس کے متعلق امریکہ میں پُرزور پروپیگنڈا کیا جائے۔ اخبارات کے ایڈیٹروں۔ مدیروں۔ اور غلامی کا انسداد کرنے والی انجمنوں کے کارپردازوں سے ملاقاتیں کریں۔ اور دورہ کر کے اس موضوع پر لیکچر دیں۔ چونکہ کشمیری بنی اسرائیل ہیں۔ اس لئے یہودی انجمنوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں اور اپنی سرگرمیوں سے بذریعہ تار اطلاع دیتے رہیں ؎

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ جمع کرنیوالے

والنٹیروں کی ضرورت

مظلوم مسلمانان کشمیر کی امداد کے سلسلہ میں ایسے قومی کارکنوں کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہفتہ کے لئے اپنے آپ کو کشمیر کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت آنریری طور پر کام کرنے کے لئے وقف کر سکیں۔ ان اصحاب کا کام یہ ہوگا کہ برطانوی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دورہ کر کے لوگوں کو کشمیر کے مسلمانوں کے حالات سے آگاہ کریں۔ مظلومین کشمیر کی اعانت کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ماتحت لوکل کشمیر کمیٹیاں قائم کریں۔ اور کشمیر فنڈ کے لئے چندہ جمع کریں۔ وغیرہ ذالک۔ ایسے احباب کو واجبی سفر خرچ دیا جائیگا درخواستیں جلد از جلد سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان کے نام آنی چاہئیں ایسے احباب بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ جو چھٹی کا دن ہفتہ یا اتوار بھی دے سکیں

سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان۔ پنجاب۔

سیرت النبی کے جلسے اور احمدی جماعتیں

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں جلسہ ہائے سیرت النبویہ کے متعلق ایک مفصل اعلان شائع ہو چکا ہے۔ جس میں ہر علاقہ کی جماعت احمدیہ کے لئے جلسوں کی تعداد مقرر کر کے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مرکزی انجمنوں کے احباب اپنے اپنے علاقہ میں کم از کم اتنے مقامات پر جلسے کرانے کا انتظام ابھی سے شروع کر دیں۔ کل مقامات اندرون ہند کی تعداد ۲۳۰۰ تجویز کی گئی ہے۔ اور یہ کوئی اتنی تعداد نہیں ہے جس کا پورا کرنا ناممکن ہو۔ پس احباب کو سرگرمی کے ساتھ یہ کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور ضروری امور کے متعلق نظارت دعوۃ و تبلیغ سے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؎

ڈلہوزی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۳۔ ۴۔ اکتوبر کو جماعت احمدیہ ڈلہوزی کا جلسہ ہوگا۔ قادیان سے علمائے کرام تشریف لے جائیں گے۔ ارد گرد کے احمدی احباب اس جلسہ کو بارونق بنانے کی کوشش کریں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ع 38

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مسلمانانِ کشمیر پر "زمیندار" کا شر انگیز الزام

سرفروشانِ کشمیر کی قربانیوں اور جاں نثاریوں کی تحقیر

مسلمانانِ کشمیر کی مظلومیت اور مسلمانوں کا فرض

اس وقت جبکہ مسلمانانِ کشمیر ریاستی حکومت کے جبر و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ کئی بار بلاوجہ اور بلا قصور ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی جا چکی ہے۔ عورتوں اور چھوٹے بچوں پر لاٹھیوں اور نیزوں سے حملے کئے گئے۔ اور انہیں نہایت بے دردی سے کچلا اور روندا جا رہا ہے۔ ان کے معزز لیڈروں اور راہنماؤں کو گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈال دیا گیا۔ اور نہایت تکلیف دہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ بیواؤں ۔ یتیموں اور زخمیوں کی آہ و زاری آسمان تک پہونچ رہی ہے۔ سارے کشمیر میں کہرام مچا ہوا ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان اپنے کشمیر کے بھائیوں کی مظلومیت کے خلاف آواز اٹھائے۔ اور انہیں ظلم و ستم سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

سنگدل اور بے درد لوگ

لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض ایسے بھی سنگدل اور بے درد لوگ ہیں۔ جو نہ صرف بے کس اور بے بس مسلمانانِ کشمیر کی کسی قسم کی امداد نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے دل میں تشدد اور جبر کے خونچکاں واقعات سے ایک ذرہ بھی ہمدردی نہیں پیدا ہوئی۔ بلکہ وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کو طرح طرح کے الزامات کا مورد بنا کر ریاست کے ظالم اور جفاکار حکام کے افعال کو حق بجانب قرار دیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے مزید سامان پیدا کریں۔

"زمیندار" کا افسوسناک رویہ

ایسے لوگوں میں سے سب سے پیش پیش اخبار "زمیندار" کے ارکان ہیں۔ انہوں نے کشمیر کے مظلوم مسلمانوں اور وہاں کی جابر حکومت کے متعلق اس وقت تک جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ ظلم و ستم کے وہ واقعات جنہوں نے تمام مسلمانانِ ہند کے دلوں میں مسلمانانِ کشمیر کی ہمدردی کے پُرزور جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان سے پوری طرح واقف اور آگاہ ہوتے ہوئے بھی "زمیندار" نے یہی کوشش کی۔ کہ مسلمانوں کو قصور وار قرار دے۔ اور ریاستی حکومت کی گرفت کو مضبوط بنائے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس بات کے لئے بھی سر توڑ سعی کی۔ کہ مصائب اور آلام میں گرفتار مسلمانانِ کشمیر کی کسی رنگ میں بھی مسلمان امداد نہ کر سکیں۔ اور انہیں تباہی و بربادی کے گڑھے میں پڑا رہنے دیں۔ اگرچہ مسلمانانِ کشمیر نے "زمیندار" کی شرمناک روش کے خلاف آواز اٹھائی۔ اپنی مظلومیت کا واسطہ دے کر درخواست کی۔ اور اپنی حالتِ زار پیش کر کے خواہش کی۔ کہ اگر وہ اس نازک وقت میں ان کی کوئی امداد نہیں کر سکتا۔ تو خدارا مصائب اور آلام میں اضافہ کرنے کا موجب تو نہ بنے۔ لیکن اس کا بھی کچھ اثر نہ ہؤا۔ اور اب نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ جوں جوں ریاست ظلم و ستم میں بڑھ رہی ہے "زمیندار" بھی اپنی نقصان رساں روش میں ترقی کر رہا ہے۔ اور حال کے خونی حادثات کے متعلق تو اس نے ایسا شرمناک رویہ اختیار کیا ہے۔ جو اپنی شرارت فتنہ انگیزی اور اسلام فروشی کے لحاظ سے بہت ہی بڑھا ہؤا ہے۔

مسلمانانِ کشمیر پر "زمیندار" کا الزام

"زمیندار" نے جبر و ستم کے ان تمام واقعات کو نظر انداز کر کے جو عارضی سمجھوتہ کے دوران میں ریاست کی طرف سے مسلمانوں پر روا رکھے گئے۔ اور مسلمان راہنماؤں کی بلاوجہ گرفتاری کو بھی کوئی وقعت نہ دیتے ہوئے۔ حال کے قتل و خونریزی کے دردناک حادثات کے متعلق تباہ حال مسلمانانِ کشمیر اور ان کے نمائندوں پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے والئ کشمیر کی آشتی پسندی اور سر مہر شاہ وغیرہ کی صلح جوئی کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے روپیہ لے کر فساد برپا کر دیا ہے۔ چنانچہ "کشمیر کے سادہ لوح مسلمان" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"بظاہر ریاست میں امن کے آثار نظر آنے لگے لیکن مصیبت یہ آ پڑی۔ کہ کشمیر کے فلاکت زدہ مسلمانوں کو روپیہ کی ضرورت تھی وہ روپیہ نہ اُسے جمعیت احرار دے سکتی تھی۔ اور نہ کوئی دوسرا مسلمان۔ خلیفہ جی نے بات بگڑتی دیکھ کر پھر اپنی ہمیانیوں کا موںہہ کھول دیا۔ اور ہزارہا روپے کشمیری مسلمانوں کے پاس پہونچا دیئے گئے۔ اس طرح وہ آگ جسے مہاراجہ سر ہری سنگھ کی آشتی پسندی اور سر سید مہر شاہ اور مسلمانانِ کشمیر کے دوسرے مخلص ہمدردوں نے بجھایا تھا۔ پھر بھڑک اٹھی"۔ (زمیندار ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء)

اتنا روپیہ کہاں سے آیا

چونکہ "زمیندار" خود قوم فروشی اور غداری کے صلہ میں حصول زر کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اور اس کی ساری زندگی اسی سیاہ کاری میں گزری ہے۔ اس لئے مسلمانانِ کشمیر پر اس نے جو الزام لگایا ہے۔ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہر ایک سمجھ و عقل رکھنے والا انسان غور کر سکتا ہے۔ کہ کئی لاکھ مسلمانانِ کشمیر کے لئے جن کی حد سے بڑھی ہوئی غربت اور فلاکت کا "زمیندار" کو بھی اعتراف ہے۔ اتنا روپیہ کہاں سے آ سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ انہیں ریاست کا بے حد ظلم و ستم برداشت کرنے اور بے دریغ گولیاں کھانے پر آمادہ کیا جا سکے۔ اگر فی کس ایک ایک روپیہ بھی سمجھا جائے۔ تو بھی لاکھوں روپے چاہئیں۔ جن کا مہیا ہونا ہی ناممکن ہے۔ لیکن "زمیندار" کو اس سے کیا۔ اس کی غرض تو مسلمانانِ کشمیر پر جھوٹے الزام لگا کر ریاست کے جبر و تشدد کی حمایت کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اسے نامعقول سے نامعقول بات پیش کرنے میں بھی دریغ نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بلاشبہ مسلمانانِ کشمیر کی مظلومیت کو دور کرنے کے لئے پوری پوری سعی اور کوشش فرما رہے ہیں۔ زخمیوں۔ بیواؤں۔ یتیموں اور محبوسین کی امداد نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر روپیہ کی قلت کی وجہ سے اس میں بہت مشکلات درپیش ہیں۔ اور جبر و ستم کا شکار ہونے والے مسلمانانِ کشمیر کی حالتِ زار بتا سکتی ہے۔ کہ وہ کس قدر امداد کے محتاج ہیں۔ لیکن افسوس کہ "زمیندار" ایسے نازک موقعہ پر بھی کسی قسم کی امداد دینے کی بجائے ان ستم رسیدہ اور تباہ حال مسلمانوں پر یہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر کہ انہوں نے باہر سے روپیہ لے کر ریاست میں فساد برپا کر رکھا ہے اپنی انتہائی قساوتِ قلبی کا ثبوت دے رہا ہے۔

الزام تراشی سے "زمیندار" کی غرض

اس سے "زمیندار" کی غرض یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو بے حد جبر و تشدد کو حق بجانب قرار دینے اور مزید ستم ڈھانے کے لئے ریاست کے ہاتھ میں یہ بہانہ دے دے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر بیرونی لوگوں کی انگیخت اور امداد سے فساد برپا کر رہے ہیں۔ اور ملک میں بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ ورنہ انہیں خود ریاست کے خلاف کوئی شکایت نہیں۔

اور دوسری طرف تباہی و بربادی کی انتہا تک پہونچا دینے کے بعد اب جبکہ ان کے خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں۔ ان میں سے سینکڑوں کو زخمی کر دیا گیا ہے۔ ان کی عورتوں پر وحشی اور اجڈ فوجی ڈوگرے حملے کر رہے ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر ڈنڈے برسائے جا رہے ہیں۔ اور ان کے پاس نہ تو کچھ کھانے کو ہے۔ نہ زخمیوں کی تیمارداری کرنے کے لئے۔ نہ عورتوں کی پردہ پوشی کے لئے۔ ایسی حالت میں "زمیندار" انہیں مسلمانوں کی مالی امداد سے یہ کہکر محروم رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ ان کے پاس تو اتنا روپیہ پہنچ چکا ہے۔ کہ وہ اس کے زور پر ایک جابر حکومت کا بزور مقابلہ کرنے اور اس کے خلاف بغاوت برپا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

امداد سے باز رکھنے کی شرارت

غور کیجئے جس شخص کو یہ بتایا جائے گا۔ کہ مسلمانان کشمیر نے کہیں سے روپیہ حاصل کر کے باوجود عرصہ بعید سے ظلم و ستم کے نیچے دبے ہونے اور ہر قسم کی طاقت اور سامان سے تہی دست ہونے کے حکومت کے خلاف یکایک بغاوت کھڑی کر دی ہے۔ اور سارے ملک میں بدامنی پیدا کر دی ہے۔ کیا اس کے دل میں مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کا ایک ذرہ بھی احساس پیدا ہوگا۔ اور وہ ایک حبہ بھی ان کی امداد میں صرف کرنا پسند کرے گا۔ حالانکہ حالت یہ ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر اس وقت ایک ایک دانہ کے محتاج اور ایک ایک پائی کے حاجت مند ہیں۔ اور ہر اس شخص کی طرف جو مسلمان کہلاتا۔ اور اسلام میں ان کا بھائی ہے۔ نہایت بیتابی اور اضطراب کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور نہایت بے کسی و بے بسی میں پڑے ہوئے ہر قسم کی امداد کی درخواست کر رہے ہیں۔

ایک طرف مسلمانان کشمیر کی اس حالت کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف "زمیندار" کی اس شرارت اور فتنہ انگیزی کو دیکھئے۔ جو اس نے شروع کر رکھی ہے۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی کوشش جہاں ریاست کے تشدد کو حق بجانب ثابت کرنا ہے۔ وہاں مسلمانان کشمیر کو ایک پہلو سے حکومت کے جبر کا نشانہ بنا کر اور دوسرے پہلو مسلمانوں کی امداد سے محروم رکھ کر بالکل مٹا دینا ہے۔

کشمیر کے آسودہ حال مسلمان

غرض "زمیندار" نے مسلمانان کشمیر اور ان کے مخلص نمائندوں پر سراسر غلط اور جھوٹا الزام لگا کر نہایت ہی قابل شرم حرکت کی ہے اور اتنا بھی خیال نہیں کیا۔ کہ اس تحریک میں کشمیر کے مفلوک الحال اور افلاس زدہ مسلمان ہی شریک نہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن میں سے ایک ایک زمیندار اور اس کی ساری کائنات خرید سکتا ہے اور جنہوں نے اس تحریک میں شریک ہونے کی وجہ سے لاکھوں کا نقصان اٹھایا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے باہر سے روپیہ لے کر ریاست میں بدامنی اور فساد پھیلایا۔ حد درجہ کی شرارت ہے۔ اگر ان لوگوں کے پیش نظر محض ذاتی فائدہ ہوتا۔ قوم کی تباہی اور بربادی۔ اس کی ذلت اور مسکنت کا انہیں کوئی احساس نہ ہوتا۔ تو وہ اس تحریک سے علیحدہ رہ کر بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر اس کی انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور قومی عزت و وقار کے حصول کے لئے ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے مالی اور جسمانی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایسے لوگ تمام مسلمانوں کی طرف سے صد ہزار تعریف و تحسین کے مستحق ہیں۔ اور ہر شریف انسان کے دل میں ان کی بے حد قدر و منزلت ہے۔ لیکن "زمیندار" کے نزدیک ان کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ اور وہ ریاست کی حمایت میں اندھا ہو کر ان کو بھی روپیہ لے کر فساد پھیلانے والے قرار دے رہا ہے۔

تعلیم یافتہ مسلمان

پھر نہایت اعلےٰ تعلیم یافتہ اور اعلےٰ خاندانوں کے نوجوان بھی اس تحریک میں شریک ہیں۔ جو ذاتی فوائد اور ریاستی ترغیبات کو لات مار کر ہر قسم کی مصائب اور آلام برداشت کر رہے ہیں۔ پھر عوام جس جوش و خروش سے۔ جس بہادری اور جوانمردی سے۔ جس حوصلہ اور استقلال سے شدائد برداشت کر رہے ہیں۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ حتیٰ کہ عورتیں اور بچے بھی میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ اور حکام کی سختیاں بخندہ پیشانی برداشت کر رہے ہیں۔

تمام مسلمانوں میں ہیجان

پس جو لوگ اس طرح اپنے حقوق کے حصول کے لئے فداکاری اور جان نثاری کا ثبوت پیش کر رہے ہوں۔ جن کے چھوٹے بڑے امیر۔ غریب۔ مرد۔ عورتیں۔ بچے مظالم کے خلاف اس زور سے چیخ و پکار کر رہے ہوں۔ جن کے نمائندے قوم اور ملت کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ان پر کوئی الزام لگانا حد درجہ کی کمینگی اور قساوت قلبی ہے۔ اور یہ کشمیر کے سرفروش مسلمانوں اور ان کے راہنماؤں کی بے حد تحقیر اور تذلیل ہے۔

مسلمانان کشمیر سے

ہم مسلمانان کشمیر سے گزارش کریں گے۔ کہ وہ ایسے مار آستین لوگوں کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ اور خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمت اور استقلال سے اپنی مظلومیت کو دور کرنے کی کوشش میں مصروف رہیں۔ ہر شریف اور دردمند مسلمان کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔ اور خدا تعالےٰ ضرور انہیں کامیابی بخشے گا۔

تشدد کا انجام کبھی اچھا نہیں ہو سکتا

حکومت کشمیر جو پہلے ہی مسلمانوں پر تشدد اور جبر کرنے میں کمی نہیں کر رہی۔ اور یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ مسلمانوں سے جبراً "مہاراجہ بہادر کی جے۔ ہندو راج کی جے" کے نعرے لگوائے جاتے۔ اور ریاستی جھنڈے کو سلامی کرائی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی انکار کرے۔ تو اسے مارا پیٹا جاتا ہے۔ اسے ہندو اخبارات مسلمانوں کو بالکل ملیامیٹ کر دینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ اس قسم کے مشورے دینے والے وہی اخبار ہیں۔ جو کانگرسیوں کے خلاف حکومت کی آئینی کارروائی کو بھی ظلم بتانے لگ جاتے۔ اور شور و شر سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔

انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر آج تک ظلم و ستم کے ذریعہ کوئی حکومت استحکام حاصل کر سکی۔ اور خوشحال بن سکی ہے۔ تو حکومت کشمیر کو بھی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ لیکن ایسے مشورے دینے والے اور ان پر عمل کرنے والے اپنے ہاتھوں اپنا عبرتناک انجام قریب لا رہے ہیں۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر کے اصل دشمن وہی ہیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر کو بذات خود اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنی بے بس اور نہتی رعایا کو ان بھیڑیوں کے سپرد نہیں کر دینا چاہیئے۔ جن کا کام سوائے چیرنے پھاڑنے کے اور کچھ نہیں ہے۔

جھنگ میں پولیٹیکل کانفرنس کی ناکامی

کانگرسیوں نے جب علاقہ جھنگ کو جہاں ۹۵ فیصدی مسلمان آباد ہیں۔ اور جو کانگریس کی تمام تحریکوں کو محض ہندو سرمایہ داروں کی تحریکیں سمجھتے ہیں۔ پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کے لئے منتخب کیا۔ تو معزز مسلمانوں نے کھلے اور صاف الفاظ میں انہیں کہدیا۔ کہ خدارا ادھر کا رخ نہ کریں۔ اس علاقہ کے مسلمان پہلے ہی ہندوؤں کی دراز دستیوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اور بڑے زور شور سے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ حتیٰ کہ بعض ہندو اخبارات نے یہاں تک لکھدیا۔ کہ علاقہ کے معزز مسلمان کانگرس کے جلسہ کی کامیابی کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ صرف چند سرکار پرست اور ٹوڈی ایسے ہیں۔ جو خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن آخر کانگرسیوں پر اپنی حقیقت واضح ہو گئی۔ پنڈت جواہر لال کو الہ آباد سے بلا کر جلوس نکالا گیا۔ لیکن کوئی مسلمان اس میں شامل نہ ہوا۔ تمام مسلمانوں نے دوکانیں بند کر کے کامل ہڑتال کی۔ جلوس صرف دو ہزار کے قریب ہندوؤں پر مشتمل تھا۔ مسلمانوں نے جگہ جگہ بڑے بڑے بورڈ لگا کر ان پر لکھا ہوا تھا۔ "مسلمانوں کو کانگرس اور گاندھی جی پر کوئی اعتماد نہیں"۔ "مسلمان جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں"۔ "نیشنلسٹ مسلمان غدار ہیں"۔ "مسلمان پولیٹیکل کانفرنس میں شامل نہیں ہیں"۔

غرض مسلمانوں نے کانگرسیوں پر اچھی طرح ظاہر کر دیا کہ مسلمانوں کی نظر میں کانگرس کی کیا حقیقت ہے۔ اور وہ اپنے مطالبات پر کس مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی صریح طور پر جھوٹی نکلی

سید محمد ادریس صاحب فرید آبادی سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین دہلی نے ایک اشتہار حال ہی میں شایع کیا ہے۔ جس میں وہی بوسیدہ اعتراض دہرایا ہے۔ جس کا بیسیوں مرتبہ جواب دیا جا چکا۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں پٹیالوی کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی

حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی

اس "پیشگوئی" کی حقیقت سمجھنے کے لئے سب سے پہلی بات جس کا علم ہونے سے عبد الحکیم کی عیاری ثابت ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے متواتر الہامات کے بعد دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل "الوصیت" شایع کی۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔ میرا زمانہ وفات نزدیک آگیا ہے۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئیں۔ چند نصائح لکھوں" الوصیت صفحہ ۱

پھر آپ کو یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ آپ کی حیات طیبہ سے اب صرف دو اڑھائی سال باقی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفاً دیکھا۔ کہ آپ کو ایک کوری ٹنڈ میں دو تین گھونٹ پانی دکھایا گیا۔ اور پھر الہام ہوا "آب زندگی" (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء)

عبد الحکیم کی عیاری

جب ڈاکٹر عبد الحکیم نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات کی پیشگوئی شایع فرما چکے ہیں۔ تو اس نے جھٹ پیشگوئی شایع کر دی۔ کہ

مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے" (کانا دجال ص ۳)

ناظرین! غور فرمائیں کیا یہ عبد الحکیم کا صریح فریب اور مکر نہیں ہے۔

الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں شایع کی۔ مگر عبد الحکیم نے یہ پیشگوئی ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو کی۔ گویا قریباً سات مہینے کے بعد۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ کوئی پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض شرارت اور سرقہ ہے۔

عبد الحکیم کی اس پیشگوئی کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ کہ ایک مجلس میں زید کہے۔ میرے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یہ بات سنتے ہی بکر کھڑا ہو جائے۔ اور پکار پکار کر کہنا شروع کر دے۔ کہ لوگو میں خدا کا مقرب اور پیارا ہوں اور میری صداقت کا ثبوت یہ ہے۔ کہ زید کے ہاں چند ماہ کے اندر اندر بچہ پیدا ہونیوالا ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس مجنونانہ بڑ کو کچھ وقعت دے سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو عبد الحکیم کی پیشگوئی بھی ایسی ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے تھے۔ کہ میری عمر دو تین سال رہ گئی ہے۔ آپ الوصیت شایع کر چکے تھے۔ آپ اس میں اپنی جماعت کو ہدایات دے چکے تھے۔ پس الوصیت کے سات ماہ بعد عبد الحکیم کا یہ لکھنا۔ کہ مرزا صاحب کی وفات تین سال کے اندر ہو جائے گی۔ حد درجہ کا مکر اور فریب تھا۔ پھر خصوصاً اس حالت میں جبکہ عبد الحکیم کو علم بھی ہو چکا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب الوصیت شایع کر چکے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ میں لکھا تھا مرزا صاحب نے اپنی وصیت شایع کر دی ہے۔ اور لکھ دیا ہے۔ کہ میری وفات قریب ہے۔

حضرت مسیح موعود کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب عبد الحکیم کی اس بڑ کا علم ہوا۔ تو اس کے جواب میں آپ نے ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء کو ایک اشتہار بعنوان "خدا سچے کا حامی ہو" شایع فرمایا۔ جس میں لکھا

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ خدا کے فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا۔ نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب وانت تری کل مصلح و صادق"

عبد الحکیم نے خود اپنی پیشگوئی منسوخ کر دی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کہ اے خدا جھوٹے اور سچے میں فرق دکھلا۔ شہاب ثاقب بن کر عبد الحکیم پر گری نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عبد الحکیم نے اپنے ہاتھوں اپنی پہلی پیشگوئی کو منسوخ کر دیا اور اس کی بجائے ایک اور پیشگوئی کی۔ چنانچہ اس نے لکھا۔

"اللہ نے مرزا کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں ۳ سالہ میعاد میں سے جو ۱۲ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ ۱۰ مہینے اور ۱۱ دن اور کم کر دئے۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو الہاماً فرمایا۔ کہ مرزا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ (اعلان الحق ص ۷)

دوسری پیشگوئی پر حضرت مسیح موعود کا تبصرہ

پہلی ۳ سالہ پیشگوئی کی بحث تو اس طرح ختم ہوئی۔ اب جبکہ عبد الحکیم نے ایک نئی پیشگوئی کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کے جواب میں بھی ایک اشتہار بعنوان "تبصرہ" رقم فرمایا۔ جس میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام درج کیا۔ کہ "اپنے دشمن سے کہدے۔ کہ خدا تجھ سے مؤاخذہ کرے گا۔ اور تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی دوسرے دشمن جو پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دوں گا"

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ کہ میں دشمن کی تمام باتوں کو غلط کر دوں گا۔ اور ہو نہیں سکتا۔ کہ اس کی پیشگوئی پوری ہو۔ بلکہ اگر وہ یہی کہتا رہا۔ کہ چودہ ماہ کے اندر وفات ہو جائیگی۔ تو میں تیری عمر بڑھا دونگا۔ اور اس کو ناکام و نامراد رکھونگا۔ خدا کی یہ تحدی یقیناً پوری ہوتی۔ اگر عبد الحکیم اپنی اس پیشگوئی پر قائم رہتا

۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی تنسیخ

مگر عبد الحکیم نے جس طرح اپنے ہاتھ سے پہلی ۳ سالہ میعاد والی پیشگوئی کو منسوخ کر کے دوسری پیش کی تھی۔ اسی طرح دوسری پیشگوئی کو بھی اس نے منسوخ قرار دیکر ایک تیسری پیشگوئی شایع کی کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہو جائیگا۔" (اعلان الحق اتمام الحجۃ ص ۲)

چشمہ معرفت میں ذکر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکا اس پیشگوئی کا چشمہ معرفت میں جو اس وقت زیر تصنیف تھی۔ ذکر فرمایا۔ اور لکھا۔ "یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ جو شخص خدا کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کریگا" ص ۳۲۲

اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی دیکھئے۔ جس طرح عبد الحکیم نے اپنی پہلی پیشگوئی منسوخ قرار دی۔ دوسری کو رد کر دیا۔ اسی طرح اس تیسری پیشگوئی پر بھی قائم نہ رہا۔ بلکہ اس نے ۵ مئی ۱۹۰۸ء کے مکتوب میں جو ایڈیٹران پیسہ اخبار اور اہلحدیث کو لکھا۔ صاف صاف تحریر کر دیا۔ کہ "مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (یعنی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا" (اہلحدیث ۱۵ر مئی و پیسہ اخبار لاہور ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

عبد الحکیم کی ترکش کے اس آخری تیر کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہایت بری طرح ناکام کیا۔ اور بجائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۴ر اگست کو فوت ہوتے۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور خدا نے ہر رنگ میں ثابت کر دیا۔ کہ عبد الحکیم کاذب ہے۔

عبد الحکیم کا صریح جھوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب وفات پا گئے۔ تو عبد الحکیم نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ میری پیشگوئی کے مطابق آپ کی وفات ہوئی۔ اور کہا۔ میں نے غلطی سے لکھ دیا تھا۔ کہ مرزا صاحب ۲۱ر ساون کو فوت ہونگے۔ اصل الہام یہی تھا۔ کہ آپ ۲۱ر ساون تک وفات پا جائینگے۔ چونکہ یہ محض دروغ اور کشتے بعد از جنگ والا معاملہ تھا۔ اس لئے دانا لو

سمجھدار طبقہ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ اور تو اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی لکھا۔ " ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی ۱۴ ماہ کی پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا ..... تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو موجودہ ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چسپاں کیا ہے کہ اگر "۲۱ ساون کو" کی بجائے "۲۱ ساون تک" ہوتا۔ تو خوب تھا"(اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۰۸ء)

اس ہزیمت کو مٹانے کے لئے عبدالحکیم نے لکھا۔ کہ اصل الہام میں "تک" ہی تھا۔ "کو" غلطی سے لکھا گیا۔ مگر ہم خدا کے فضل سے بدلائل ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یہ محض جھوٹ تھا۔ اصل الفاظ میں "کو" ہی تھا۔ "تک" نہیں تھا۔ اور وہ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

عبدالحکیم نے خود ۴ اگست تک والی پیشگوئی منسوخ کی

اول عبدالحکیم نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے کہ "۴ اگست تک" والی پیشگوئی منسوخ کی جاتی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ " کسی طرح مرزا کی بے باکی اور شوخی میں کمی نہ ہوئی۔ اور مرزائیوں کا کفر اور ارتداد حد سے بڑھتا گیا جس کی تفصیل کانا دجال وغیرہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوگی۔ ایک موقعہ پر بے اختیار میرے مونہہ سے یہ بد دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو جلد غارت کر۔ اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر" اس لئے ۴ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ تک کی معیاد بھی منسوخ کی گئی" (اعلان الحق ص ۹) پھر یہ تو ظاہر ہی ہے کہ "تک" والا الہام ۱۶ فروری کا ہے۔ اور "۲۱ ساون کو" والا الہام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا۔ (اعلان الحق ص ۳۲) پس بہر حال پہلے اس نے "۴ اگست تک" والی پیشگوئی کی۔ اور پھر اسے منسوخ کر کے "۴ اگست کو" والی پیشگوئی کی۔ سو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرفوع کر کے اپنے نبی کی صداقت ظاہر کی اور دشمن احمدیت کی علی رؤس الاشہاد تذلیل۔

سید محمد ادریس صاحب کا اعتراض

"کو" اور "تک" کے معاملہ کے متعلق سید محمد ادریس صاحب نے سوال کیا ہے۔ کہ اگر عبدالحکیم نے پیشگوئی میں "کو" کا لفظ استعمال کیا تھا تو مرزا صاحب نے چشمہ معرفت میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے "تک" کا لفظ کیوں استعمال کیا۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ در اصل عبدالحکیم نے دو پیشگوئیاں کی تھیں۔ فروری ۱۹۰۸ء میں اس نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب ۴ ساون تک وفات پا جائیں گے۔ اسی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چشمہ معرفت میں فرمایا لیکن مئی ۱۹۰۸ء میں اس نے اس پیشگوئی کو منسوخ کر کے کہا۔ مرزا صاحب ۲۱ ساون کو فوت ہونگے۔ چنانچہ اس نے پیسہ اخبار اور اہلحدیث میں جو الہامات شائع کرائے۔ ان میں "کو" کا ہی لفظ ہے۔ اور اس کا ذکر چشمہ معرفت میں نہیں ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آخری اعلان کو بھی غلط قرار دے کر عبدالحکیم کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ سے علم پا کر جو الہامات

کشمیر کے تازہ حادثات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رائے

ریاست کی جلد بازی اور بے تدبیری نے حالات بہت خراب کر دیئے

اخبارات کے ایک نمائندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کشمیر کے تازہ قیامت خیز حالات کے متعلق اظہار رائے کی درخواست کی۔ تو حضور نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی فرمایا ہمیں ان فسادات کا ریاست سے کم افسوس نہیں۔ لیکن ہمیں رنج اس بات کا ہے۔ کہ ریاست کی جلد بازی سے دائمی امن کے قیام میں رخنہ پڑ گیا ہے۔ اگر وہ کچھ دن صبر سے کام لیتی۔ تو یقیناً اس کے لئے مفید ہوتا۔

ریاست کے ناقابلِ تسلیم بیانات

آپ نے فرمایا۔ " مجھے افسوس ہے۔ کہ ریاست ایسے بیانات شائع کر رہی ہے جنہیں کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیڈر خفیہ طور پر حکومت کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ تمام ہندوستانی ریاستیں حکومت برطانیہ کی حفاظت میں ہیں۔ اور ان کے خلاف بغاوت برطانیہ کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے۔ پس یا تو ریاست کے اس اعلان کا یہ مطلب ہے۔ کہ حکومت برطانیہ شورش برپا کرا رہی ہے۔ یا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ کشمیر کے مسلمان اس قدر بہادر اور جنگجو ہو گئے ہیں۔ کہ جس کام کو سر انجام دینے کی کانگرس بھی جرأت نہ کر سکی۔ وہ اس کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ اور ریاست دونوں کو برباد کر دیں۔ کیونکہ ریاست کی حکومت یا تو برطانیہ کی مرضی سے یا خود برطانیہ کو تباہ کر کے تباہ کی جا سکتی ہے کیا کوئی عقلمند اس قسم کی باتیں تسلیم کر سکتا ہے ؟

مطالبات پیش کرنے میں کیوں دیر ہوئی

آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے مطالبات پیش کرنے میں جو دیر ہوئی۔ ریاست کی کمیونک میں اسے بھی اشارۃً سازش کا ثبوت قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ مطالبات کی تیاری کے بارے میں مجھے ذاتی علم ہے۔ میں اس کی بھی تردید کرنی چاہتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مطالبات اور شے ہے۔ اور ان کا صحیح قانونی زبان میں لکھنا اور شے ہے۔ ۲۶ اگست کو صلح ہوئی ہے۔ اور اسی وقت سے نمائندگان قوم پبلک کی شکایات جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ان کے سامنے دو زبردست کام تھے۔ ایک یہ کہ ضروری مطالبات باقی نہ رہ جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ غیر ضروری مطالبات فہرست میں شامل نہ ہو جائیں۔ جو عوام کو اس امر پر مائل کرنا۔ کہ وہ اپنے کم ضروری مطالبات کو فی الحال نظر انداز کر دیں۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ اگر سب کے سب مطالبات پیش کر دیئے جاتے تو کئی ہو جاتے اور انہیں رد کرنے سے ریاست کے لئے سخت مشکل پیدا ہو جاتی۔ نمائندوں نے ریاست کی خدمت کی۔ اور اس پر احسان کیا۔ کہ ایسے مطالبات کو جو زیادہ اہم نہ تھے۔ نظر انداز کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے آئین اساسی کے ماہرین سے قانونی زبان میں اپنے مطالبات کو لکھوایا۔ یہ دونوں کام قریباً تین ہفتے میں ختم ہوئے۔ جو عرصہ بجائے زیادہ ہونے کے اس قدر کم ہے کہ ہر عقلمند اسے استعجاب کی نگاہ سے دیکھے گا۔ لیکن ریاست نمائندوں کی اس خدمت پر شکر گزار ہونے کی بجائے۔ اسے قابل اعتراض اور سازش کا ثبوت قرار دیتی ہے۔ چونکہ مطالبات کے آخری ڈرافٹ کا کام۔ اور قانون دان لوگوں سے مشورہ میرے ہی ذریعہ سے ہوا ہے۔ اس لئے میں پبلک کے سامنے واقعات کو پیش کر کے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا یہ توقف ناجائز تھا۔ اور کیا اس بارہ میں نمائندوں کی کوشش قابلِ تحسین تھی۔ یا قابل مذمت

ریاست کے بے تدبیر مشیر

ہم لوگوں کو جو ریاست سے باہر ہیں۔ اس قسم کے اعلانات کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ریاست کا کام اس وقت ایسے ہاتھوں میں ہے۔ جو مہاراجہ بہادر کو کم فہمی کی وجہ سے بدنام کر رہے ہیں۔ کاش وہ ہز ہائی نس مہاراجہ کو حقیقت حال سے آگاہ کرتے۔ اور بتاتے۔ کہ ان کی مسلم رعایا دوسری رعایا سے کم وفادار نہیں۔ اور مستقل امن کی صورت پیدا کرتے۔ آج کل ساری دنیا کی نگاہ اس قضیہ پر لگی ہوئی ہے۔ اور حکام کی غلطی مہاراجہ صاحب کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

اب کس طرح صلح ہو سکتی ہے

اس سوال کے جواب میں کہ کیا اب بھی صلح کی کوئی صورت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلا وجہ خونریزی اور لیڈروں کی گرفتاری نے حالات بہت خراب کر دیئے ہیں۔ اور پبلک میں اس حد تک جوش پیدا کر دیا ہے۔ کہ اندیشہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو تباہ کر لینے پر طیار ہو جائیں۔ اور کہدیں۔ کہ مر جائیں گے۔ مگر صلح نہیں کریں گے لیکن اگر فی الفور قید شدہ لیڈروں کو آزاد کر دیا جائے۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ کشمیر کے نمائندے ہر ممکن کوشش صلح کی فضا پیدا کرنے اور مطالبات کو فوراً پیش کرنے کے لئے کریں گے ؛

—— سُتَمْ آباد ——

تاریخ اسلام

مدینہ کے یہودیوں کیساتھ غزوات

اسلام سے قبل یہود کی حیثیت

واقعات کے تسلسل کے لحاظ سے اب ان لڑائیوں کا ذکر ضروری ہے۔ جو یہود کے ساتھ مسلمانوں کو لڑنی پڑیں۔ جیسا کہ پہلے کئی بار ذکر کیا جاچکا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری سے قبل یہود مدینہ میں ہر قسم کا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ اور قریباً ہر شعبۂ زندگی میں انہیں دوسروں پر فضیلت حاصل تھی۔ یہ لوگ سودخواری کی وجہ سے مالدار تھے۔ اور انصار ان کے مقروض۔ اس کے علاوہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے بت پرست اور جاہل انصار پر ان کو مذہبی فضیلت بھی حاصل تھی۔ غرضیکہ اہل مدینہ انہیں ہر لحاظ سے اپنے سے زیادہ مہذب اور شائستہ خیال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جن لوگوں کی اولاد زندہ نہ رہتی۔ وہ منت مانتے تھے۔ کہ ہمارا بیٹا زندہ رہے۔ تو اسے یہودی بنادیں گے۔

یہود کی اخلاقی حالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں آکر ان سے معاہدہ کیا تھا۔ کہ ان کی جان و مال سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔ اور انہیں ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہوگی لیکن یہود میں ہولناک عیوب اور جرائم پیدا ہوگئے تھے۔ زناکاری عام ہوچکی تھی۔ اور سودخواری نے انہیں اس درجہ بداخلاق اور سفاک بنا دیا تھا۔ کہ روپیہ کی کفالت کے طور پر لوگوں کے بچے اور بیویاں رہن رکھ لیتے تھے۔ اور اسی پر بس نہیں کرتے تھے بلکہ معمولی لالچ اور طمع کے لئے چھوٹے چھوٹے بچوں کو جان سے مار ڈالتے تھے۔ اسی طرح جھوٹ کے بہت عادی تھے۔

یہود کی طرف سے مخالفت کے اسباب

قرآن کریم میں ان کی ان بداخلاقیوں کے متعلق کئی آیات نازل ہوچکی تھیں۔ اور اپنے منصب نبوت کے لحاظ سے انہیں اصلاح کی دعوت دینا اور وعظ و تذکیر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرائض میں داخل تھا۔ جس سے یہ بہت بگڑے۔ اس کے علاوہ اسلام کی روشنی سے منور ہوکر انصار بھی آہستہ آہستہ ان کے چنگل سے نکل رہے تھے۔ اور یہ بھی انہیں بہت شاق گذر رہا تھا آخر انہوں نے اسلام کے خلاف کارروائیاں شروع کردیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے۔

یہود کی شرارتیں اور فتنہ انگیزیاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں جاکر السلام علیک کی جگہ السام (موت) علیک کہتے۔ پھر اسلام کو نقصان پہونچانے کے لئے ارادہ کیا۔ کہ مسلمان ہوکر پھر مرتد ہوجائیں۔ تا لوگوں میں بددلی پیدا ہو۔ اس کے علاوہ انہوں نے انصار کے دو قبائل اوس و خزرج میں نفاق پیدا کرنے کی ٹھانی۔ اور ایک مجلس میں جاکر جہاں دونوں قبائل کے لوگ جمع تھے۔ ان کی باہمی عداوت کا تذکرہ ایسے رنگ میں چھیڑا۔ کہ تلواریں کھنچ گئیں۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بروقت اطلاع نہ ہوجاتی۔ تو مسلمانوں کی طاقت بالکل ٹوٹ جاتی۔ اور حالات ایسے خطرناک ہوگئے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کا بھی خطرہ رہتا تھا۔

غزوۂ بنی قینقاع

اس دوران میں ایک واقعہ پیش آگیا۔ ایک انصاری عورت ایک یہودی کی دوکان پر گئی۔ جہاں یہودیوں نے اس کی بے حرمتی کی۔ ایک مسلمان نے یہ دیکھا۔ تو غیرت میں یہودی کو قتل کر ڈالا۔ اس پر یہودیوں نے اس مسلمان کو شہید کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سمجھانے کے لئے گئے۔ اور کہا۔ کہ ایسی حرکات سے باز آجاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ بدر والوں کی طرح تم پر بھی عذاب آجائے انہوں نے کہا۔ ہم سے مقابلہ ہوا۔ تو بتادیں گے۔ ہم کوئی قریش نہیں ہیں۔ چونکہ یہ کھلم کھلا اعلان جنگ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے خلاف فوج کشی کا حکم دیا۔ لیکن وہ قلعہ بند ہوگئے۔ آخر پندرہ دن کے بعد اس پر راضی ہوئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہوگا۔ مشہور منافق عبداللہ بن ابی ان کا حلیف تھا۔ اس نے آپ سے درخواست کی۔ کہ انہیں جلاوطن کردیا جائے۔ چنانچہ علاقہ شام میں جلاوطن کردئے گئے۔ یہ کل سات سو اشخاص تھے۔

غزوۂ بنو نضیر

یہود کا ایک قبیلہ بنو نضیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار ان کے ہاں ایک کام سے گئے۔ اور ایک بالاخانے کے نیچے کھڑے تھے۔ کہ انہوں نے سازش کی۔ کہ ایک آدمی اوپر چڑھ کر آپ پر پتھر گرا دے۔ تا آپ زندہ واپس نہ جاسکیں۔ چنانچہ ایک یہودی عمرو بن جحاش اس ارادہ سے بالاخانہ پر چڑھ بھی گیا۔ مگر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی شرارت سے آگاہ کردیا گیا۔ اور آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا۔ کہ آپ تیس آدمی لے کر آئیں۔ ہم بھی تیس احبار لے کر آئیں گے۔ اگر ہمارے احبار نے آپ کی تصدیق کی تو مسلمان ہوجائینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا۔ کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے معاہدہ لکھ دو۔ کہ شرارت نہیں کروگے۔ مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ پھر انہوں نے پیغام بھیجا۔ کہ آپ تین آدمی لے کر آئیں۔ جو ہمارے تین علماء سے مباحثہ کریں۔ آپ نے اسے منظور فرمالیا۔ لیکن راستہ میں آپ کو علم ہوا۔ کہ ان لوگوں نے آپ کے قتل کا تمام انتظام کیا ہوا ہے۔ اس لئے واپس آگئے۔

ان شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کو دیکھ کر ان لوگوں کی سرکوبی ضروری سمجھی گئی۔ تا مدینہ کی فضا، فساد انگیزی سے پاک و صاف کی جاسکے۔ بنی قینقاع کی طرح یہ لوگ بھی قلعہ بند ہوگئے۔ مسلمانوں نے پندرہ روز تک ان کا محاصرہ کیا۔ بالآخر یہ لوگ اس شرط پر راضی ہوئے۔ کہ جس قدر مال و دولت وہ اونٹوں پر لاد کر لے جاسکیں۔ انہیں لے جانے کی اجازت دیدی جائے۔ اور وہ مدینہ سے نکل جائیں۔ چنانچہ یہ شرط منظور کرلی گئی۔ اور یہ لوگ نہایت شان و شوکت سے مدینہ سے نکلے۔ آگے باجہ بجتا جاتا تھا۔ عورتیں دف بجا کر گاتی جاتی تھیں۔ اور اشعار پڑھتے جارہے تھے۔ روایات میں ہے۔ کہ جس ساز و سامان کے ساتھ یہ لوگ مدینہ سے نکلے اس قسم کا جلوس اس سے قبل نہ دیکھا گیا تھا۔ ہتھیاروں کا جو ذخیرہ یہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ اس میں پچاس خود۔ پچاس زرہیں۔ اور تین سو چالیس تلواریں تھیں۔ جو مسلمانوں کے قبضہ میں آگئیں۔

ان کے جانے کے وقت ایک یہ جھگڑا پیش آیا۔ کہ انصار کی جو اولاد یہودی ہوگئی۔ وہ ان کے ساتھ جاسکتی ہے یا نہیں۔ انصار نے انہیں روک لیا۔ اس پر آیت لا اکراہ فی الدین نازل ہوئی۔ اس لئے ان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔ کہ جو چاہے چلا جائے۔ اور جو رہنا چاہے رہے۔ یہاں سے روانہ ہوکر ان میں سے بعض رؤسا خیبر میں چلے گئے۔ جہاں ان کی بہت آؤ بھگت ہوئی۔ بلکہ انہیں اپنا رئیس تسلیم کرلیا گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ غزوۂ خیبر کی تمہید سمجھنا چاہیئے۔

بنو قریظہ کی طرف سے معاہدہ کی تجدید

ان کے علاوہ مدینہ میں یہود کا ایک اور قبیلہ بنو قریظہ تھا۔ لیکن ان لوگوں نے کوئی شرارت وغیرہ نہ کی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کی تجدید کرلی۔ اس لئے وہ امن امان کے ساتھ مدینہ میں رہتے رہے۔

تحقیق الادیان

کامل الہامی کتاب وید ہے یا قرآن

پنڈت داچسپتی صاحب ایم۔ اے کے ایک حصہ مضمون پر ایک گزشتہ اشاعت میں تنقید کر کے یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ خود ان کے بیان کردہ معیاروں کے رو سے بھی وید ایشوریہ گیان ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس اشاعت میں ہم بقیہ معیاروں کے رو سے وید اور قرآن کا مقابلہ کر کے ویدوں کا غیر الہامی ہونا ثابت کرتے ہیں۔

پنڈت صاحب کا تجویز کردہ معیار

پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ "پرماتما پوتر نیائے کاری دیالو سرو دیا پک سرو انتریامی ہے جس کتاب میں ایشور کا ایسا ورنن ہو۔ وہ کتاب الہامی ہے" (آریہ گزٹ ۸ اگست)

گویا الہامی کتاب کے لئے یہ معیار تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کامل صفات حسنہ کا ذکر ہو۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہؤا۔ کہ جس کتاب میں پرماتما کی طرف ایسی باتیں منسوب کی گئی ہوں۔ جو اس کی شایان شان نہ ہوں۔ یا جن سے اس کی پوترتا پر حرف آتا ہو۔ وہ یقیناً الہامی قرار نہیں دی جا سکتی۔ آؤ اب اسی معیار پر ہم ویدوں کو پرکھیں۔ اور دیکھیں۔ وہ کہاں تک پورے اُترتے ہیں۔

ویدوں میں پرماتما کا حلیہ

ویدوں میں پرمیشور کا حلیہ بایں الفاظ درج ہے۔

"دن اور رات یہ ایشور کی دو بغلیں ہیں۔ اور سورج اور چاند دو آنکھیں ہیں۔ سورج کی دھوپ اور بجلی کی چمک دونوں ایشور کے ہونٹ ہیں۔ زمین اور سورج کے درمیان جو پول ہے۔ وہ ویدک ایشور کا مُنہ ہے۔" (ملاحظہ ہو رگوید آدی بھاش بھومکا ایڈیشن اول صفحہ ۱۳۵)

بتائیے یہ کونسی خوبیاں ہیں۔ جو پرماتما کی طرف منسوب کی گئیں۔ یہ تشبیہات بالکل ویسی ہی ہیں۔ جیسے کسی بگڑے شاعر نے کہا تھا ؎

زلفِ جاناں مثل لیمی کھجور ہے
چشم جاناں مثل جلتی تنور ہے

ویدک ایشور کے افعال

پھر لکھا ہے:-

"اے اندر دو لتوں سے مالا مال پرمیشور۔ ہم سے الگ کبھی مت ہو۔ ہمارے مرغوب سامانِ خوراک کو مت چُرا۔ اور مت چُروا۔" (مترجمہ سوامی دیانندجی۔ رگوید اشٹک ۱ منڈل ۷ سوکت ۱۹ منتر ۸)

آریہ بھوانی اڈیشن ۹ صفحہ ۱۴۹ پر اس منتر کی تشریح کرتے ہوئے سوامی جی نے بھی لکھا ہے۔

"ہمارے بھوجن آدی ارتھ سورن پاتروں کو نہ اٹھاؤ" یعنی ہمارے کھانے وغیرہ کے سونے کے برتن ہیں۔ وہ نہ اٹھا۔

پھر آتا ہے "ہمارے گربھوں کا مدارن (یعنی اسقاط) مت کرنا"۔

یہ بھی لکھا ہے "پرماتما نے کشٹ اٹھا کر سرشٹی کو پیدا کیا" (گوپتھ برہمن ادھیائے ۱ منتر ۲ بحوالہ یجر ۶/۱۴)

ایک موقعہ پر ایشور دریافت فرماتے ہیں۔

"اے بیاہے ہوئے مرد و عورت تم دونوں رات کو کہاں ٹھہرے تھے۔ اور دن کہاں بسر کیا تھا۔ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا۔ تمہارا وطن کہاں ہے۔ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور کے ساتھ شب باش ہوتی ہے۔ یا جس طرح بیاہا ہوا مرد اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ اولاد کے لئے یکجا شب باش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے۔" (رگوید آدی بھاش بھومکا اردو صفحہ ۱۲۵)

بتلائیے۔ جس کتاب میں پرماتما کا اس طرح ذکر ہو۔ کہ وہ چوری کرتا۔ حمل گراتا۔ تکلیف اُٹھاتا۔ اور علم کی ترقی کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔ وہ کس طرح الہامی کہلا سکتی ہے۔ اور کیا یہ باتیں اسے پوتر (مقدس) نیائے کاری (عادل) وغیرہ ثابت کر سکتی ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالےٰ کا ذکر

اس کے مقابل پر قرآن مجید کو دیکھئے۔ اول سے آخر تک اس میں اللہ تعالےٰ کی اعلیٰ صفات پائی جاتی ہیں۔ اُسے اللہ کہکر پکارا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ایسی ذات جو مستجمع جمیع صفاتِ حسنہ ہو۔ اور ہر نقص سے منزہ اور پاک۔ پھر اسے ربّ العالمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ مالک یوم الدّین۔ القادر۔ السمیع۔ العلیم۔ اور القدوس وغیرہ اسماء حسنیٰ سے پکارا گیا ہے۔ پس یقیناً قرآن مجید ہی الہامی کتاب ہو سکتی ہے نہ کہ وید۔

ایک اور معیار

پنڈت صاحب نے ایک اور معیار ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"الہامی کتاب میں قانونِ قدرت کے خلاف باتیں نہیں ہونی چاہئیں" بے شک یہ صحیح اصل ہے۔ مگر ہمیں تو وید اس معیار پر بھی پورے اُترتے دکھائی نہیں دیتے۔ دیکھئے لکھا ہے۔ "گرہستہ جنوں (عیالداروں) کو چاہئیے۔ کہ اس طرح کوشش کریں۔ کہ جس سے تینوں یعنی بھوت (ماضی) بھوشت (مستقبل) اور ورتمان (زمانۂ حال) میں بہت ہی سکھی ہوں گے" (تفسیر یجروید دیانندی بھاشا بھاوارتھ جلد اول صفحہ ۲۳۱)

کیا خوب ویدک تعلیم ہے۔ کہ انسان کو ایسے اچھے اعمال کرنے چاہئیں۔ جن کی وجہ سے وہ حال مستقبل اور زمانۂ ماضی میں خوش رہ سکے۔ انسان اچھے اعمال کر کے زمانۂ حال اور مستقبل میں تو خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن زمانۂ ماضی کو وہ کس طرح واپس لا سکتا ہے۔ ساری دنیا تو یہی قانون قدرت جانتی ہے۔ کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ لیکن وید اس کے اُلٹ کہتا ہے۔ گویا قانون قدرت کے خلاف چلتا ہے۔

اسی طرح لکھا ہے "میں جو سوم لتا وغیرہ بوٹیوں کو جو زمین وغیرہ سے تین برس پہلے مکمل سکھ دینے میں عمدہ ظاہر ہوئیں جو حاصل کرنیوالے بیماروں کے سو اور سات جنم و ناڑیوں کے زخموں کو مفید ہیں۔ ان کو جلدی جانوں" (دیانندی تفسیر بھاشا یجروید صفحہ ۲۱۶ ۱۲/۱۵ جلد اول)

کیا یہ خلافِ قانون قدرت بات نہیں۔ کہ زمین کے تیار ہونے سے بھی پہلے کی بوٹیاں بتائی جاتی ہیں۔ بھلا جب زمین بھی ہی نہیں۔ تو بوٹیاں کہاں سے پیدا ہوئیں۔ ایسی باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وید ہرگز الہامی نہیں۔ اور وہ اس معیار پر بھی پورے نہیں اُترتے۔ جو خود پنڈت داچسپتی صاحب ایم۔ اے نے تجویز کیا ہے۔

ویدوں میں قصے کہانیاں

پنڈت صاحب نے ایک اور معیار یہ بیان کیا ہے۔

"جس میں قصے کہانیاں اور تاریخی واقعات نہ ہوں۔ وہ اصل کتاب ہوگی" اگرچہ ہمارے نزدیک الہامی کتاب کے لئے اس شرط کا پایا جانا ضروری نہیں۔ اور قرآن مجید میں جس قدر قصص ہیں۔ وہ سب پیشگوئیاں اور عبرت حاصل کرنے کے لئے سبق ہیں۔ مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ وید اس معیار کے لحاظ سے بھی الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قصے کہانیوں سے وید جس حد تک لبریز ہیں۔ اس کا ادنےٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ ادین اچاریہ اپنی کتاب کسما نجلی کے صفحہ ۲۳ پر یہ لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں "وید انسانی کلام ہے۔ کلام ہونے کی حیثیت سے مہا بھارت کی طرح وید انسانی حکایات ہیں" (منقول از وید کیا چیز ہیں) چونکہ یہ حکایات نہایت فحش ہیں۔ اسلئے ان کو یہاں پیش نہیں کیا جاتا۔

ویدوں میں تاریخ

اسی طرح ویدوں میں تاریخ بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سوامی دیانندجی ستیارتھ پرکاش ہندی صفحہ ۲۳۸ ایڈیشن ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ "جو کچھ ویدوں وغیرہ شاستروں میں دیوستھا (قانون) و اتہاس (تاریخ) لکھے ہیں۔ اس کا ماننا (یعنی انہیں تسلیم) کرنا بھدر اشٹول (نیک لوگوں) کا کام ہے۔" گویا سوامی جی اقرار کرتے ہیں کہ ویدوں میں تاریخ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ ویدوں میں ہمالیہ پہاڑ کا بھی ذکر آتا ہے۔ اور ایسے فقرات آتے ہیں۔ جن میں لکھا ہوتا ہے۔ کہ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا۔ پس اس معیار کے رو سے بھی جسے اگرچہ ہم صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ وید غیر الہامی ثابت ہوتے ہیں۔

رسالہ امرت کراچی اور ملاپ کی شہادت

غالباً انہی وجوہات سے متاثر ہو کر ایک دفعہ آریہ رسالہ امرت کراچی نے لکھا تھا "وہ وقت آرہا ہے۔ کہ لوگ "وید ایشوری گیان ہے" کے شور کو ... وقت گزر چکا ہے۔ وہ اب واپس نہیں آئیگا" (دسمبر ۱۹۲۳ء) اور اسی وجہ سے ملاپ نے بھی لکھا تھا "آریہ سنتان ویدوں پر ویدوں کے معتقد ...

تبلیغِ احمدیّت کا نظام

اس وقت تک جہاں جہاں تبلیغی نظام قائم ہوا ہے۔ اس کے متعلق ذیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی

۱۲ اگست ۱۹۳۱ء کو ضلع راولپنڈی کی انجمنوں کے نمائندوں نے باہمی مشورے سے ضلع کی تبلیغی تنظیم کے لئے جو عہدیدار منتخب کئے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ ان کا انتخاب منظور کر کے اعلان کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کو سچے جوش و اخلاص سے کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع راولپنڈی } ایم۔ اے۔ ایاز صاحب

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل راولپنڈی و علاقہ جہان۔ منڈوال (ضلع کیمبل پور) } مولوی نواب خان صاحب انصاف

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل مری } ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے۔

(۴) انسپکٹر تبلیغ تحصیل کہوٹہ } بابو اللہ بخش صاحب۔

(۵) انسپکٹر تبلیغ تحصیل گوجرخان } مولوی محمد فضل خان صاحب چنگوی

ضلع سرگودھا

ضلع سرگودھا کے نمائندگان کا جلسہ ۳۰ اگست ۱۹۳۱ء کو بمقام سرگودھا۔ زیر صدارت مولوی علی محمد صاحب اجمیری مہتمم تبلیغ منعقد ہوا جس میں تبلیغی انتظام حسب ذیل تجویز ہو کر پاس ہوا۔ میں اس انتظام کو منظور کر کے اعلان کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ عہدیداران سچے اخلاص کے ساتھ کام کرینگے۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ } ملک غلام رسول صاحب شوق۔ ایم۔ اے

(۲) جائنٹ نائب مہتمم تبلیغ } مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی۔

(۳) معاون نائب مہتمم } ملک گل محمد صاحب۔

انسپکٹران تبلیغ حسب ذیل مقرر کئے گئے ہیں۔

نام حلقہ	نام انسپکٹر تبلیغ	نام تحصیل متعلقہ حلقہ
بھیرہ۔	مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے۔	بھلوال
چک ۹۹ شمالی (بنیاں)۔	چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار۔	بھلوال سرگودھا
مڈھ رانجھا	چوہدری محمد بخش صاحب گرداور قانونگو	بھلوال
مٹھ لک۔	ملک شیر بہادر صاحب ” ”	سرگودھا
چک ۳۳ جنوبی۔	چوہدری علی بخش صاحب زمیندار	”
سرگودھا۔	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	”
چک ۹۹ شمالی۔	مولوی غلام محمد صاحب	”
سلانوالی۔	ڈاکٹر منظور احمد صاحب	سرگودھا و شاہ پور
شاہ پور۔	خواجہ احمد گل صاحب	شاہ پور
خوشاب	میاں غلام یٰسین صاحب	خوشاب
مجوکہ	مولوی غلام رسول صاحب امام مسجد	”

ضلع سیالکوٹ

۲۱ اگست ۱۹۳۱ء کے جنرل اجلاس سیالکوٹ میں جو باہمی مشورے سے تبلیغی انتظام تجویز ہوا ہے۔ اسے منظور کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ } چوہدری محمد حسین صاحب رئیس کھنولڈی عنایت خان۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل سیالکوٹ } حکیم اللہ دتا صاحب۔

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل پسرور } مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔

(۴) انسپکٹر تبلیغ تحصیل نارووال } چوہدری نواب الدین صاحب۔

ضلع لائل پور

۱۲ اگست ۱۹۳۱ء ایک مرکزی جلسہ لائل پور میں منعقد ہوا۔ باہر کی جماعتوں کی طرف سے دس نمائندے موجود تھے۔ بالاتفاق اس ضلع کے لئے جو تبلیغی نظام تجویز ہوا۔ اس کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ اور نائب مہتمم صاحب تبلیغ کا فرض قرار دیتا ہوں۔ کہ وہ تحصیل سمندری اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے انسپکٹران تبلیغ تجویز کرا کر بہت جلدی اطلاع دیں۔ تاکہ کام سارے ضلع میں شروع ہو سکے۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع } مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل لائلپور } چودھری عبد الرحمٰن صاحب ٹیچر جھمرہ۔

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل جڑانوالہ } مولوی عبد الحق صاحب۔

ضلع گجرات

منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری تبلیغ گجرات اطلاع دیتے ہیں ۱۲ اگست ۱۹۳۱ء بروز جمعہ تبلیغی نظام ضلع ہذا کے لئے ایک جلسہ ہوا جس میں گجرات۔ سکرالی۔ اور کھاریاں کے نمائندے موجود تھے۔ بالاتفاق ضلع گجرات کے نائب مہتمم تبلیغ ملک برکت علی صاحب تجویز ہوئے۔

ملک صاحب کا انتخاب منظور ہے تحصیلوار انسپکٹران تبلیغ کی اطلاع بھی ساتھ ہی آنی چاہیئے تھی۔ اب جلدی بھجوائی جائے۔

ضلع ہوشیار پور

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع } چودھری عبد السلام صاحب کاٹھگڑھ۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل ہوشیارپور } چودھری فیروز خان صاحب پھگلانہ

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل گڑھشنکر } چودھری غلام جیلانی صاحب پنام۔

(۴) انسپکٹر تبلیغ تحصیل دسوہہ } منشی نبی بخش صاحب اجمیر۔

ضلع جالندھر

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع } حاجی غلام احمد صاحب کریام۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل نواں شہر } میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر

نوٹ:۔ نائب مہتمم باقی تحصیلوں کے انسپکٹران تبلیغ تمام ضلع کی جماعتوں کے مشورہ سے تجویز کر کے اطلاع دیں۔

ریاست بہاولپور

مولوی ظفر محمد خان صاحب مہتمم تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ بہاولپور میں حسب ذیل تبلیغی نظام تجویز ہوا ہے۔ میں اس کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ریاست بہاولپور } مولوی غلام محمد صاحب اختر۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ ضلع بہاولپور } چودھری اللہ دتا صاحب۔

ریاست پٹیالہ

مورخہ ۱۳ ۹/۳۱ زیر صدارت حاجی قدرت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نابھہ احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ریاست کی انجمنوں کے ۱۱ نمائندے شامل تھے۔ بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا۔ کہ پٹیالہ صدر مقام ہو۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران انتخاب ہوئے۔ اس انتخاب کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے ہدایت کرتا ہوں۔ کہ عملاً کام شروع کیا جائے۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ریاست پٹیالہ } مولوی عبد العزیز صاحب۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل پٹیالہ } (اس میں پٹیالہ جدید پٹیالہ۔ چھاؤنی پٹیالہ شامل ہیں) مولوی محمد حسین صاحب۔

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل سنور } افسر جی عبد الغنی خان صاحب۔

(۴) انسپکٹر تبلیغ نابھہ } حاجی قدرت اللہ صاحب

(۵) انسپکٹر تبلیغ تحصیل سامانہ } مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔

(۶) انسپکٹر تبلیغ تحصیل دھوری } شیخ عباد اللہ صاحب وکیل۔

(۷) انسپکٹر تبلیغ بھٹنڈا } میاں محمد یوسف صاحب۔

(۸) انسپکٹر تبلیغ سرہند } منشی محمد اسمٰعیل صاحب۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان)

انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ

چودھری محمد حسین صاحب انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔ ماہ اگست میں ۲۰ وصایا جدید لکھوائی گئیں۔ ۴۵ موصی صاحبان کی تصدیق حیات کی گئی۔

چودھری صاحب موصوف بڑے اخلاص اور تن دہی سے سلسلہ کے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آمین ؛

(سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی)

نمایندۂ کشمیر کا پیغام برادرانِ اسلام کے نام

متحد رہو۔ اور اپنے مطالبات کی جنگ جاری رکھو

شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے اپنی گرفتاری کے موقعہ پر اپنے وطنی اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو جو پیغام دیا۔ اس کا احترام کرنا صرف اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایک فداکار اور ایثار پیشہ نوجوان کا پیغام ہے۔ جو قوم و ملت کے لئے قید و بند کی کڑیاں مردانہ وار جھیل رہا ہے بلکہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس پر کامیابی کا دارومدار ہے۔

ایک اپیل

شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے گرفتاری کے موقعہ پر قوم کو پیغام دیا۔ کہ وہ میرے بعد اپنے میں سے نوجوان کھڑے کریں۔ جو ہماری پر امن جد و جہد کو ہرگز مردہ نہ ہونے دیں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں چند لاکھ مسلمان قوم کی خاطر قربان بھی ہو جائیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ حکومت کشمیر نے کس طرح ہم سے رشتہ اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن حکومت ہمارے ساتھ چوروں ڈاکوؤں اور راہزنوں کا سا سلوک کر رہی ہے۔ اس لئے آج ہی جلد کر کے سرفروشوں کی ایک جماعت ہزاروں کی تعداد میں ان میں تیار کرنی چاہیئے۔ اور اس وقت تک جد و جہد جاری رکھنی چاہیئے۔ جب تک حکومت اپنی متشددانہ روش تبدیل نہ کرے۔ اور ہمارے مطالبات منظور نہ کرلے۔ ورنہ اگر اس وقت دب گئے۔ تو قیامت تک نہ اٹھ سکو گے۔ اور قعر ذلت میں گرے ہوگے صبر سے سختی برداشت کرنا ہر مومن کا کام ہے۔ اپنی ہمسایہ قوم سے اگر وہ تمہیں اشتعال بھی دے۔ تو بھی ان کے مذہب اور بانی مذہب پر طعن و تشنیع کی زبان ہرگز نہیں کھولنی چاہیئے۔ شیعہ۔ سنی۔ احمدی۔ اہلحدیث وغیرہ کا سوال ہرگز نہ چھیڑیں۔ کیونکہ ہم آپس میں سب بھائی بھائی ہیں

پنجابی اور ہندوستانی بھائیوں سے التجا

میرا یہ پیغام پنجاب اور ہندوستان کے میرے تمام مسلمان بھائیوں۔ بزرگوں۔ بہنوں اور بچوں تک پہنچا دیا جائے۔ کہ حکومت کشمیر ہمارے خلاف ہمارے بھائیوں کے ذریعے سے ہندوستان اور پنجاب میں جو پروپیگنڈا کرا رہی ہے۔ اور جو جو گمراہ کن خبریں ہمارے خلاف آج تک شائع کرائی گئی ہیں۔ ان سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔ ہم ابھی تک مظلوم ہیں۔ اور ہمیں نشانہ ظلم و ستم بنایا جا رہا ہے۔ ۱۳ر جولائی سے آج تک ہمیں ایک منٹ بھی حکومت نے چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ ہمارے چند بھائیوں اور ایک مسلم اخبار نے بجائے ہماری حمایت کرنے کے الٹا حکومت کشمیر سے مل کر ہمیں بدنام کرنا۔ اور ہم سے حمایت کرنے والوں کی مخالفت کرنا اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمارے ساتھ ہمدردی رکھنے والا کوئی نہیں۔ ہمیں احساسات کا رنج نہیں۔ کیونکہ ہر قوم میں چند ننگ قوم فروش بھی ہوتے آئے ہیں اور ابتدائے آفرینش سے آج تک اسلام میں منافقین کی ایک جماعت ضرور پائی جاتی ہے۔

چالیس کروڑ فرزندانِ توحید سے اپیل

میں چاہتا ہوں۔ کہ میری نحیف آواز مسلمانان عالم تک پہنچا دی جائے کہ آپ لوگوں کے بھائیوں یعنے کشمیری مسلمانوں پر حکومت کشمیر نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے [illegible] نشانہ ستم بنانا شروع کر دیا ہے ہم سے ہر جگہ پر وحشیوں کا سا سلوک ہو رہا ہے۔ ہمارے عزیز ترین بھائیوں کو معمولی گاجر کی طرح کاٹنا ایک معمولی فعل سمجھا جاتا ہے۔ ہماری داستان درد و الم اس قدر طویل ہے۔ کہ میں اس قلیل وقت میں جو اس وقت میرے پاس ہے۔ بیان نہیں کر سکتا۔ ہم پر ستم بھی ڈھائے جاتے ہیں۔ اور پھر ہمیں رونے بھی نہیں دیا جاتا۔ حکومت کشمیر ہماری آواز کو دبانے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال میں لاتی ہے۔ ہمارے ساتھ عارضی صلح خود حکومت کشمیر نے کی۔ لیکن ہمیں حقیر سمجھ کر فوراً اس کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ اور نہایت متکبرانہ اور متشددانہ رویہ اختیار کر لیا۔ ہم پر امن ہیں۔ لیکن حکومت کشمیر ہمیں مجبور کر رہی ہے۔ کہ ہم ضرور اپنے مطالبات اس سے منظور کرا کر چھوڑیں۔ میری گرفتاری کے لئے محض بہانہ ڈھونڈا گیا ہے۔ ورنہ حکومت کشمیر کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا جس سے مجھے گرفتار کر سکے کی نہیں۔ لیکن اگر میرے ساتھ اس قدر محبت اور اس حکومت کو سپرد تسلیم خم ہے۔ جو مزاج یار میں آئیگا

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے مسلم نمائیندگان سے التجا

ڈاکٹر سر اقبال۔ چوہدری ظفر اللہ خان۔ امیر ملت مولانا شوکت علی اور دیگر مسلم نمائیندگان گول میز کانفرنس سے التجا ہے۔ کہ آپ ہمیں بھی یاد رکھیں۔ اور ہرگز فراموش نہ کریں۔ ورنہ قیامت کے روز آپ کی گردنوں میں ہم اپنی پگڑیاں ڈال کر اللہ سے فریاد کریں گے۔ کہ یہ لوگ ہماری داستان درد و ستم سے واقفیت رکھنے کے باوجود بھی ہم سے پہلو تہی کرتے رہے۔ میرا روئے سخن مولانا مہر مدیر اعلیٰ "انقلاب" کی طرف بھی ہے۔ جن کے متعلق میں نے سنا ہے۔ کہ وہ بھی یورپ محض قوم کی خدمت کے سلسلے میں تشریف لے گئے ہیں۔

کانگرس اور مسلم پریس سے التجا

مسلم پریس سے میری نہایت دردمندانہ التجا ہے۔ کہ ہمارا پریس از حد کمزور ہے۔ اگر کچھ ہے بھی تو اس کا شیرازہ اس قدر کمزور ہے۔ کہ ہمارے اخبارات کو آپس کی تو تو میں میں سے فرصت نہیں ملتی۔ اور بعض تو دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم دیسی ریاستوں کے معاملات میں دخل دینا اپنی کانگرسی پالیسی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا کانگرس کا یہی نصب العین ہے۔ کہ اگر دیسی ریاستوں میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھائے جائیں۔ تو کانگرس آنکھوں پر پٹی باندھ لے۔ اور اگر کسی ہندو کو ذرہ بھر شکایت ہو۔ تو تاروں پر تار کھڑکنے لگیں۔ اور ہندو پریس زمین و آسمان ایک کر دے کیا کانگرس اور کانگرس کے مسلمان حواری ہمیں انسان تصور نہیں کرتے۔ ہندو اخبارات تو کانگرسی رو کو بھی ہمارے زخموں پر نمک پاشی کر سکتے ہیں اور کانگرس کے مسلم علمبرداروں کا یہ حال ہو۔ کہ الٹا ظالم کی حمایت کریں کیا کانگرس کا نصب العین یہی ہے۔ کہ ضرور ظالموں کی حمایت کی جائے۔ کیا گاندھی جی یہی منتہائے نظر ساتھ لے کر لنڈن گئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر آزادی مل گئی۔ تو مسلمانوں کو کتوں کی طرح بھی کوئی نہ پوچھیگا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— ۲۴ر ستمبر اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر چیٹی نے وزیر ہند کے خلاف اس بناء پر مذمت کی تحریک پیش کی۔ کہ اس نے روپیہ کو سٹرلنگ سے ملحق کرنے کی پالیسی حکومت برطانیہ کے مفاد کے لئے اختیار کی ہے۔ تمام غیر سرکاری ارکان نے اس کی حمایت کی۔ کئی ایک نامزد ممبر غیر جانبدار رہے۔ اور تحریک ۴۴ کے مقابلہ میں ۶۴ آراء کی کثرت سے منظور ہو گئی۔

— حکومت ہند نے گول میز کانفرنس میں سکھوں کا ایک اور نمائندہ اس شرط پر لینا منظور کر لیا ہے۔ کہ تمام پارٹیاں صرف ایک ہی ممبر کو نامزد کریں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے سردار بھاگ سنگھ وکیل گورداسپور کو نامزد کیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے۔ مالویہ جی کی کوشش سے ہندو اور سکھ ممبران گول میز کانفرنس نے مشترکہ طور پر مینارٹی کانفرنس میں اپنا کیس پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— گاندھی جی نے اس وجہ سے کہ کہیں مسلمان کپڑے کی تجارت نہ شروع کر دیں۔ اپنی لنڈن کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر لنکا شائر کے چرکا کاتے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ پارچہ بافوں کی انجمن کے نمائندوں سے ۲۶ ستمبر کو انہوں نے ملاقات کی۔ اور کہا۔ اگر اہل برطانیہ ہندوستان کے ساتھ مہربانی کا سلوک کریں تو وہ کپڑا جو ہندوستان میں تیار نہیں ہوتا۔ لنکا شائر سے خریدا جائیگا۔

— لنڈن سے ۲۸ ستمبر کی خبر ہے کہ برطانیہ کی قومی حکومت میں افتراق پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے جدید انتخابات کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ عام خیال ہے۔ کہ ہفتہ رواں کے وسط میں انتخابات عامہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔ گاندھی جی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو میں ہندوستان چلا جاؤں گا۔ اور یہاں بیٹھ کر وقت ضائع نہیں کروں گا۔

— ۲۷ ستمبر کی شب لنڈن میں سر آغا خاں نے آلہ نشر صوت کے ذریعہ اہل امریکہ کو ایڈریس کیا۔ جس میں کہا۔ مسلمان ہندوستان کے لئے ایسا دستور چاہتے ہیں جو ان کے جائز حقوق کا محافظ ہو۔ اور ایسی مخالفانہ کوششوں کی آخر دم تک مخالفت کریں گے۔ جن کے ذریعے جمہوریت کی آڑ میں انہیں کسی دوسری قوم کے رحم پر چھوڑ دینے کی منصوبہ بازی کی جا رہی ہو۔

— آنریبل خان بہادر چودھری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ ریاست جے پور کی کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

— پیکن سے ۲۷ ستمبر کی خبر ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے مکڈن سے ۵۵ میل مغرب کی طرف گاڑی کو پٹڑی سے اتار دیا۔ اور وحشیانہ قتل عام شروع کر دیا۔ تیس آدمی جان سے مار ڈالے۔ اور کئی زخمی کئے۔ گاڑی کو پوری طرح لوٹ کر لے گئے۔

— بھائی پرمانند صدر ہندو مہا سبھا ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ گاندھی ہمیشہ ہندوؤں کی حق تلفی کر کے مسلمانوں کی خوشنودی کی کوشش کرتا ہے اور اب بھی گول میز کانفرنس میں وہ ہندوؤں سے غداری کر رہا اور انہیں مسلمانوں کے ہاتھ بیچ رہا ہے۔ خوب

— ۲۹ ستمبر کی شام ایک سو پانچ اکالیوں کا جتھہ ماسٹر تارا سنگھ کی سرکردگی میں ڈسکہ پہونچا۔ شہر سے باہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسے مجمع خلاف قانون قرار دے کر منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ اور انکار پر سب کو گرفتار کر لیا۔

— ۲۹ ستمبر بعد دوپہر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا نے مطالبات کی تاب نہ لا کر روپیہ کی ادائیگی بند کر دی۔ بنک ٹوٹ گیا۔ ۱۹۱۳ء میں بھی یہ بنک ٹوٹ گیا تھا۔

— پٹنہ کے قریب ایک جاگیر دار نے اپنے مزارعین کے لئے پانچ لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔ اور جن لوگوں پر اس کی وصولی کے مقدمات دائر تھے۔ وہ واپس لے لئے گئے ہیں۔

— ۲۸ ستمبر کو مینارٹی کمیٹی میں اچھوتوں کے نمائندہ ڈاکٹر امبیدکار نے کہا۔ ہم دوسری قوموں کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ اور ہندو مسلمانوں سے بے نیاز ہو کر اپنے مطالبات پیش کریں گے۔ جو جماعت زائد از استحقاق مراعات کا مطالبہ کرے گی۔ وہ اقلیتوں کی قربانی پر ایسا نہیں کر سکے گی۔

— شملہ ۲۹ ستمبر۔ فنانس ممبر گورنمنٹ ہند نے اسمبلی میں ضمنی بجٹ پیش کرتے ہوئے آئندہ آمدنی کے متعلق کہا۔ محصول میں ۱۰ کروڑ کی کمی واقع ہو گی۔ انکم ٹیکس میں سوا کروڑ کی۔ اور ریلوے کی آمدنی میں ۷ کروڑ ۶۳ لاکھ نقصان ہو گا۔ اس طرح بجٹ میں ۱۹ کروڑ ۵۵ لاکھ کا خسارہ ہو گا۔ اور ۱۹½ کروڑ کا مزید خسارہ ۳۳-۱۹۳۲ء میں ہو گا۔ اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے گورنمنٹ نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ تنخواہوں میں کمی کی جائے۔ اور نئے ٹیکس لگائے جائیں۔ فوجی اخراجات ۵۵ کروڑ کی بجائے ۴۷ کروڑ ۴۰ لاکھ کر دئے گئے ہیں۔ عام سرکاری ملازمتوں کی حالت میں تقریباً ۴۰ روپیہ تنخواہ والے تخفیف سے مستثنیٰ قرار دئے جائیں گے۔ وائسرائے نے اپنے لئے ۲۰ فی صدی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں نے ۱۵ فی صدی تک تخفیف منظور کی ہے۔ روئی۔ کھانڈ۔ رنگ۔ بوٹ۔ مصنوعی ریشم مشینوں کی درآمد پر محصول بڑھا دیا گیا ہے۔ ایکسائز کے تمام محصولات میں جن میں محصول نمک بھی شامل ہے ۲۵ فی صدی اضافہ کیا گیا ہے۔ جو یکم اکتوبر سے نافذ ہو گا۔ ڈاک خانہ کے لفافہ کی قیمت ڈیڑھ آنہ اور کارڈ کی تین پیسے کر دی گئی ہے۔ جو گورنر جنرل باجلاس کونسل کی مقرر کردہ تاریخ سے لی جائے گی۔

اس بل کی غیر سرکاری ممبروں نے سخت مخالفت کی۔ مگر کثرت آراء سے پاس ہو گیا۔

— اخبار پرتاپ یکم اکتوبر کا بیان ہے۔ کہ پیر مہر شاہ نے وزیر اعظم کشمیر کو مبارکباد کا تار دیا ہے۔ کہ اس نے بلوائیوں کو دبا دیا۔

— ناسک سے ۲۶ ستمبر کی خبر ہے کہ ایک قریبی قصبہ میں اچھوتوں کا ایک جلوس داخل ہونا چاہتا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے اس پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ اور مار مار کر بھگا دیا۔ کئی غریب زخمی ہو گئے۔ پولیس نے چند ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے۔

— ۱۳ جون ۱۹۳۱ء کو ایک بیوہ آفریدی عورت نے ضلع پشاور کے ایک گاؤں میں اپنی عصمت بچانے کے لئے ایک بدمعاش کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور پھر خود ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا تھا۔ عدالت سشن نے اسیسروں کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے۔ اسے بری کر دیا۔

— ایسوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے شملہ سے ۲۹ ستمبر کو اطلاع دی ہے۔ کہ پریس بل کے متعلق حکومت اور پارٹی لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ۷ ستمبر کو جو بل پیش ہوا تھا۔ وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اور اس کی بجائے سیلیکٹ کمیٹی کی طرف سے ایک ترمیم شدہ بل پیش ہو گا۔

— ۲۸ ستمبر کو لائل پور میں ڈسکہ کے معاملہ کے متعلق اکالیوں کے رویہ کی مذمت کے لئے ہندوؤں نے ایک جلسہ کیا۔ جب ریزولیوشن پیش ہونے لگے۔ تو سکھوں نے جلسہ گاہ میں گھس کر شور بپا کر دیا۔ اور فساد کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا۔ مگر پولیس نے موقع پر پہنچ کر امن قائم کر دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔